جس شہر میں ملازمت وغیرہ کی غرض سے رہتا ہو وہ وطن اصلی نہیں

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 119

تاریخ اجراء: 19 محرم الحرام 1444ھ / 18 اگست 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک سرکاری محکمے میں ملازمت کرتا ہوں اور ملازمت میں ایک جگہ پر چند سال رہنے کے بعد ہماری دوسری جگہ پوسٹ ہو جاتی ہے، مگر میں جہاں بھی رہتا ہوں، میرے اہل و عیال بھی ساتھ ہوتے ہیں اور رہائش وغیرہ کی تمام سہولیات میسر ہوتی ہیں، تو سوال یہ ہے کہ وہ جگہ جہاں میں نے اہل و عیال کے ساتھ چند سال رہنا ہو، وہ میرے لیے وطنِ اصلی قرار پائے گی یا نہیں اور نمازوں کے متعلق کیا احکام ہوں گے؟ اکثر جس جگہ پوسٹ ہوتی ہے وہ میرے آبائی علاقے سے 92 کلومیٹر کی مسافت سے زیادہ ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جس جگہ آپ کی پوسٹ ہوتی ہے، وہ آپ کے لیے وطنِ اصلی نہیں بنے گی، اگرچہ اہل و عیال ساتھ رہتے ہوں اور رہائش وغیرہ کی سہولیات بھی میسر ہوں، کیونکہ وہاں آپ کا قیام عارضی ہوتا ہے، مستقل نہیں اور جو جگہ انسان کی جائے ولادت نہ ہو اور نہ ہی وہاں مستقل رہنے کا ارادہ ہو، تو شرعاً وہ جگہ اس کے لئے وطن اصلی نہیں ہوتی، نیز جب آپ کی ملازمت کی جگہ آپ کے آبائی علاقے سے 92 کلومیٹر کی مسافت سے زیادہ ہوتی ہے، تو اس صورت میں نماز کے متعلق درج ذیل احکام ہوں گے۔

(1) جب جب وہاں پندرہ دن یا اس سے زائد رہنے کی نیت ہو گی، تو وہ جگہ آپ کی وطنِ اقامت بن جائے گی اور آپ مکمل نماز ادا کریں گے، قصر نہیں پڑھیں گے۔

(2) اور جب پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہو گی، تو آپ شرعی مسافر ہوں گے، لہٰذا اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قصر نماز واجب ہو گی، یعنی چار رکعت والے فرض دو ادا کرنا ہوں گے۔

وطن اصلی کی تعریف کے بارے میں تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار میں ہے:"الوطن الاصلی ھو موطن ولادتہ اوتاھّلہ ای تزوجہ اوتوطنہ ای عزم علی القرار فیہ وعدم الارتحال۔ملخصاً"ترجمہ: وطن اصلی وہ کہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہو یا اس نے وہاں شادی کرلی ہو یا اسے اپنا وطن بنالیا ہو، یعنی اب وہاں ہمیشہ رہنے اور اس جگہ کو نہ چھوڑنے کا ارادہ کرلیا ہو۔(تنویر الابصار و در مختار، جلد2، صفحہ739، مطبوعہ کوئٹہ)

اور جس جگہ پندرہ دن یا اس سے زائد رہنا ہو، وہ وطن اقامت ہوگا، جیسا کہ وطن اقامت کی تعریف کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"وطن سفر وقد سمي وطن إقامة وهو البلد الذي ينوي المسافر الاقامة فيه خمسة عشر يوما أو أكثر"ترجمہ: اور وطنِ سفر اور اسی کو وطن اقامت بھی کہا جاتا ہے یہ وہ شہر (یا علاقہ) ہے، جس میں مسافر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کرے۔(فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ157، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اور جہاں پندرہ دن یا اس سے زائد رہنا ہو، وہاں پوری نماز ادا کرنا ہوگی، ورنہ قصر کرنا ہوگی۔ جیسا کہ تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(اوینوی اقامۃ نصف شھر ینوی بموضع) واحد (صالح لھا، فیقصر فی اقل منہ)۔ ملخصاً"ترجمہ: یا (مسافر تب مقیم ہوگا) جب اس نے ایسی ایک ہی جگہ جو اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو، اس پر آدھا مہینا (پندرہ دن) ٹھہرنے کی نیت کی ہو، لہٰذا پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی صورت میں قصر کرے گا۔(تنویر الابصار و الدر المختار، جلد2، صفحہ728، مطبوعہ کوئٹہ)

وطنِ اقامت باطل ہونے کی تفصیل کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"ووطن الاقامة يبطل بوطن الاقامة وبانشاء السفر وبالوطن الأصلي"ترجمہ: اور وطنِ اقامت، وطن اقامت اور سفر شروع کرنے سے اور وطن اصلی سے باطل ہو جاتا ہے۔(فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ157، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اور مسافر پر قصر پڑھنا لازم ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:"ان اللہ تعالی فرض الصلوۃ علی لسان نبیکم علی المسافر رکعتین وعلی المقیم اربعا"ترجمہ: اللہ عزوجل نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے مسافر پر دو رکعتیں فرض کیں اور مقیم پر چار رکعتیں۔ (الصحیح المسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، صفحہ150، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ شمس الدین تمرتاشی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:1004ھ) لکھتے ہیں:" صلی الفرض الرباعی رکعتین وجوبا" ترجمہ: مسافر کے لئے چار فرض کے بجائے دو رکعت فرض پڑھنا واجب ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد2، صفحہ726، مطبوعہ کوئٹہ)

جس شہر میں ملازمت وغیرہ کی غرض سے رہتا ہو، اُس کے وطنِ اصلی نہ ہونے کے متعلق تفصیل بیان کرتے ہوئے سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں:" جب کہ وہ دوسری جگہ نہ اس کا مولد ہے، نہ وہاں اس نے شادی کی، نہ اسے اپنا وطن بنالیا یعنی یہ عزم نہ کرلیا کہ اب یہیں رہوں گا اور یہاں کی سکونت نہ چھوڑوں گا، بلکہ وہاں کا قیام صرف عارضی بر بنائے تعلق تجارت یا نوکری ہے، تو وہ جگہ وطن اصلی نہ ہوئی، اگرچہ وہاں بضرورت معلومہ قیام زیادہ، اگرچہ وہاں برائے چندے یا تا حاجتِ اقامت بعض یا کل اہل وعیال کو بھی لے جائے کہ بہر حال یہ قیام ایک وجہِ خاص سے ہے، نہ مستقل و مستقر، تو جب وہاں سفر سے آئے گا، جب تک 15 دن کی نیت نہ کرے گا، قصر ہی پڑھے گا کہ وطنِ اقامت سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ271، 272، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:" جب کہ مسکن زید کا دوسری جگہ ہے اور بال بچوں کا یہاں رکھنا عارضی ہے، تو جب یہاں آئے گا اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرے گا، قصر کرے گا اور پندرہ دن یا زیادہ کی نیت سے مقیم ہو جائے گا، پوری نماز پڑھے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ270، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net